رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

انتظار ہے اس پیشگوئی کے ظہور کا جو ۲۰ سال ہوئے شائع کی گئی تھی (حقیقۃ الوحی)

بدر

قادیان

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت ہفتہ زیر اشاعت میں اچھی رہی۔ الحمد للہ ؛

(۲) جلسہ سالانہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جلسہ گاہ حسب معمول اسی گراؤنڈ میں بنایا گیا ہے۔ جہاں ہمیشہ ہوتا تھا۔ مہمان ہفتہ زیر اشاعت میں ہی آنے شروع ہو گئے ہیں ؛

(۳) جن احباب کے ذمہ فاروق کا بقایا ہے۔ وہ جلسہ پر ضرور ادا کر دیں۔ جو جلسہ پر نہ آسکیں۔ وہ کسی کے ہاتھ بھیج دیں۔ یا منی آرڈر کر دیں۔ سب بقایا داروں کے نام گذشتہ فاروق میں لکھ دیئے تھے۔

(۴) یہ فاروق کا آخری پرچہ ہے۔ اس کے بعد ۲۸ دسمبر کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ بوجہ جلسہ سالانہ۔

(۵) فاروق جنوری ۳۴ء سے حسب اعلان بند کر دیا جائے گا۔ یہ آخری پرچہ ہے ؛

(۶) قادیان میں ۱۸ دسمبر کو رمضان کا چاند دیکھا گیا۔ اور ۱۹ دسمبر بروز منگل سے پہلا روزہ شروع ہوا۔

(۷) مکرم ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کی اہلیہ صاحبہ کے لئے جو علاج کے لئے لاہور گئی ہوئی تھیں۔ احباب جماعت سے صحت کی بحالی کے لئے دعا کی تحریک کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اور وہ صحت کے ساتھ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

ہمارا جلسہ

طفر محمد مولوی فاضل
قادیان

ترقی فضلِ حق سے دمبدم ہے
زمینِ قادیان اب محترم ہے

خدا کا فضل ہے چھوٹی سی بستی
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

چلی آتی ہے دنیا ہر طرف سے
اسی جانب اُٹھا اب ہر قدم ہے

وہی بستی جو گمنامی میں گم تھی
اُسی کا سب سے اونچا اب عَلَم ہے

ہے بیشک فرضِ حجِّ کعبۃ اللہ
زیارت قادیاں کی بھی اہم ہے

عرب نازاں ہے گر مکّہ کے اوپر
تو ارضِ قادیان فخرِ عجم ہے

بفضلِ ایزدی جلسہ ہمارا
برائے تشنگانِ ابر کرم ہے

فنا ہو جاؤ گے اے مولویو!
عنادِ احمدیت ایک سم ہے

نشانوں پر نشاں دیکھے ہیں تم نے
اگر اب بھی نہ مانو تو ستم ہے

خدا کا قہر ہوگا تم پہ نازل
ازل سے یہ نوشتوں میں رقم ہے

جہاں باطل ہو چکنا چور گر کر
ہمارا اُن چٹانوں پر قدم ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سیرۃ النبی قادیان میں نظم مشاعرہ

مصرعہ طرح

"وہ کون ہے جس پر نہیں احسان محمدؐ"

اللہ غنی شان ہے کیا شانِ محمدؐ
ہیں شاہ شہنشاہوں کے دربان محمدؐ
انسان تو کیا چیز ہیں خود خالق اکبر
مداح محمد ہے ثنا خوان محمدؐ
رتبہ تو محمد کا بیاں ہو نہیں سکتا
محبوبِ خداوند ہیں غلمان محمدؐ
ہر قوم کے ہادی کی ہے عزت اسی دم سے
وہ کون ہے جس پر نہیں احسان محمدؐ
جتنے ہیں نبی سارے ہیں اللہ کے پیارے
پر بڑھ گیا ہر ایک سے عرفان محمدؐ
پھل دینا ہی رہتا ہے سدا وقت ضرورت
سرسبز ہی رہتا ہے گلستان محمدؐ
دیکھو تو ذرا وسعتِ دعوت کا تماشہ
ہر خلق خداوند ہے مہمان محمدؐ
اس رحمت عالم سے ہے دشمن بھی اماں میں
دیکھو تو سہی قوتِ ایمان محمدؐ
پاؤ گے اسے علم الٰہی کا خزانہ
پڑھ دیکھو ذرا جھوٹا سا قرآن محمدؐ
چوروں کا اسے خطرہ نہ رہزن کسی ڈر
حاصل ہے جسے دولت فرقان محمدؐ
منکر جو محمد کا ہے منکر ہے خدا کا
فرمان خداوند ہے فرمان محمدؐ
دیوانوں سے کیا پردہ ہے سب اٹھ گئے پردے
ہشیاروں سے اچھے رہے پنہان محمدؐ
یارب تو مجھے قوت و طاقت وہ عطا کر
چھوٹے نہ کبھی ہاتھ سے دامان محمدؐ
مقصود نہیں اور کوئی دل میں تمنا
کافی ہے مجھے سایۂ ایوان محمدؐ

(منظور احمد منظور بھیروی)

دیگر

اے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ شانِ محمدؐ
اللہ تعالےٰ ہے ثنا خوانِ محمدؐ
آئے جو نظر روئے درخشانِ محمدؐ
سو جان سے ہو جاؤں میں قربانِ محمدؐ
وہ فخرِ بنی آدم و مطلوبِ خدا ہے
کیا رنگ ہے کیا آن ہے کیا شانِ محمدؐ
وہ ختمِ رسل شمعِ سبل رہبرِ کل ہے
شاہد میرے دعویٰ پہ ہے قرآن محمدؐ
کیا شان ہے کیا رجہ ہے کیا رتبہ ہے ان کا
محبوبِ الٰہی ہیں محبانِ محمدؐ
ہر اسود و احمر پہ در فیض کھلا ہے
ہے سارے زمانے کے لئے خوانِ محمدؐ
توحید کے اسباق پڑھو آ کے عزیزو
مدت سے کھلا ہے یہ دبستانِ محمدؐ
حیوان ہوں انسان ہوں جن ہوں کہ ملک ہوں
وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمدؐ
شاہانِ جہاں لرزہ بر اندام تھے جن سے
اس شان کے گذرے ہیں غلامانِ محمدؐ
گو قیصر و کسریٰ کی بڑی دھوم تھی لیکن
خاطر میں نہ لاتے تھے گدایانِ محمدؐ
صدیق بھی ہیں آپ کی اُمت میں نبی بھی
کیسا تر و تازہ ہے گلستانِ محمدؐ
اک تیری عنایت سے دو عالم ہیں معطر
کیا بات ہے اے نکہتِ بستانِ محمدؐ
وہ آئے یہاں مرتبۂ اولوالعزم کو دیکھے
دیکھا نہ ہو جس نے گلِ بستانِ محمدؐ
راحت ہے فقط پیروئ دینِ متیں میں
فردوس کہاں ہے تہِ دامانِ محمدؐ
واللہ رہِ دیں میں نہیں جان کی پرواہ
اللہ عجب دھن میں ہیں مستانِ محمدؐ
اُجڑا تھا حوادث سے زمانے کے جو بکسر
احمدؐ نے لگایا وہ گلستان محمدؐ
اب کیا کہے کچھ کہنے کا موقع ہی کہاں ہے
خاموش ہے ایک ایک ثنا خوان محمدؐ
لایا ہے ثریا سے جو ایمان دوبارہ
نازاں ہے کہ ہوں طفلِ دبستان محمدؐ
اب ہے یہی ارمان یہی دل کی تمنا
آ جائے مرے ہاتھ میں دامانِ محمدؐ

(خاکسار نعلین رسول ثقلین الطاف حسین عالی انچولوی)

دیگر

ہیں ارض و سما تابعِ فرمان محمدؐ
ہے عرش ملا سے بھی بڑی شانِ محمدؐ
اس شمع کا پروانہ ہے جب قدرت داور
کیونکر نہ ہر اک شخص ہو قربانِ محمدؐ
کونین سکاں ہے کہ مکیں آپ ہیں جس کے
ہے سارا جہاں دیکھ لو مہمانِ محمدؐ
بے شک وہ ہوئے باعثِ ایجادِ دو عالم
"وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمدؐ"
اک لمحہ میں ہو گل وہ چراغِ فلک آرا
چھوڑے جو کبھی ہاتھ سے دامانِ محمدؐ
ہے بعد خدا سب سے بڑا مرتبہ ان کا
کلمہ ہے یہی بہتر و شایانِ محمدؐ
بس اک اشارہ سے ہوا ٹکڑے قمر دو
دونی اسا یہ ہے معجزۂ شانِ محمدؐ
ہے ہر منور بھی تو پروانہ اُسی کا
کس شان کی ہے شمعِ شبستانِ محمدؐ
محشر میں بھی بس میں خنداں و شاداں ہوں یارب
اور دیکھوں ضیائے لب و دندانِ محمدؐ
اختر کے گناہ بخشدے اے ربِّ دو عالم
عاصی ہے مگر ہے تو غزل خوانِ محمدؐ

(خاکسار عبداللہ خان اختر جنوئی بلوچ۔ قادیان)

اطلاع } جلسہ پر آنے والے احباب نوٹ کرلیں۔ کہ دفتر فاروق سے مندرجہ ذیل چار کتابیں جو قابل دید ہیں۔ خرید کر ضرور لے جائیں۔ بطالوی کا انجام ۴ر تجلیاتِ رحمانیہ ۶ر۔ تحفہ مسریان ۴ر۔ چھوت کا بھوت ۲ر

(منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۱ء

فاروق کے متعلق چوتھا اعلان

آخری پرچہ

اس سے پیشتر گذشتہ پرچوں میں فاروق کے یکم جنوری ۳۲ء سے بند کر دینے کا اعلان کر چکا ہوں۔ اور جن وجوہات سے میں اس کے بند کرنے پر مجبور ہوا ہوں۔ وہ بھی مفصل لکھ چکا ہوں۔ ان اعلانات کے مطابق یہ آخری پرچہ فاروق کا ہے جو اس ماہ میں نکلنے والا تھا۔ ۲۸ دسمبر کو جلسہ ہے اس لئے ۲۸ دسمبر کا پرچہ بوجہ مصروفیت جلسہ شائع نہ ہوگا۔ فقط یہی ایک پرچہ اس سال کا آخری پرچہ ہے۔ جس کے بعد فاروق آپ سے اور مجھ سے علیحدہ ہو جائے گا۔ جس کا مجھے بھی سخت رنج اور صدمہ ہے۔ اور بعض شائقین فاروق کو بھی اس کے بند ہونے کا دلی افسوس ہے۔

معاصر الفضل کا شکریہ

معزز لوکل ہمعصر الفضل کے ایڈیٹر صاحب نے جس ہمدردی کا فاروق کے لئے الفضل میں اظہار فرمایا ہے۔ اور جن الفاظ میں فاروق کی خدمات کو یاد دلایا ہے۔ اس کا میں صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اس اظہار ہمدردی کا جو دلی طور پر فاروق کے بند ہونے سے ان کو اندوہ و ملال ہوا ہے۔ دارین میں ثواب عظیم عطا کرے۔ آمین ؛

بعض دوستوں کا شکریہ

فاروق کے بند ہونے کے اعلان پر چند احباب نے مجھے جس ہمدردی اور اخلاص کے خطوط لکھے ہیں۔ گو وہ تعداد میں نہایت قلیل ہیں۔ مگر ان کے اس اخلاص اور اظہار رنج کی میں دل سے قدر کرتا ہوا مشکور ہوں۔ لیکن مجبور ہوں۔ کہ دس بیس دوستوں کے ایسے خطوط آنے سے جن میں فاروق کے بند نہ کرنے کی پُرزور درخواست کی گئی ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ "فاروق چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وہ پہلا اخبار ہے جو خلافت فاروق ثانی کے عہد میں قادیان سے جاری ہوا تھا۔ اس کا بند ہو جانا قوم کے لئے نہایت افسوسناک امر ہے۔ جس کی تلافی بعد میں ناممکن ہے۔ اور فاروق کی ۱۸ سالہ خدمات سلسلہ کا جو اندرونی و بیرونی مخالفین سلسلہ کے مقابلہ میں یہ کرتا رہا ہے۔ ہر احمدی فرد کو اعتراف ہے" میں ان کی اس قدر دانی کا دل سے ممنون ہوں۔ مگر کیا کروں۔ کہ میری مشکلات جن کا میں نے کھول کر گذشتہ پرچوں میں اظہار کر دیا ہے۔ مجھے فاروق کو جاری رکھنے کی اجازت نہیں دیتیں۔ میں نے اپنی طاقت سے بڑھکر فاروق کو جاری رکھا۔ آخر میں اس ... ہے۔ میں جب تک گذشتہ قرضہ جو فاروق کے ذمہ ساڑھے سات سو ہے ادا نہ کر لوں۔ اور آئندہ اجراء فاروق کے لئے صرف ہزار خریدار حاصل نہ کر لوں۔ میں فاروق کو جاری نہ کر سکوں گا۔ نہ جاری رکھ سکتا ہوں۔ یہ تعداد اتنی بڑی جماعت کو پوری کر دینی کچھ مشکل نہ تھی۔ اگر توجہ کی جاتی۔ کیا تین سو خریداران پر کبھی بھی کوئی پرچہ زندہ رہ سکتا ہے؟ وہ آخر دم توڑ کر رہ جائے گا۔ پس میں اپنے ایسے خیر خواہوں اور ہمدردوں سے شکریہ کے ساتھ معافی کا خواستگار ہوں۔ کہ میں بتغیر صورت بالا کے فاروق کو جاری رکھ سکوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی نیت خالص اور اخلاص سلسلہ کا ثواب عطا کرے۔ آمین۔ اس سے پہلے الحکم اور بدر جیسے زبردست سلسلہ کے اخبار بند ہو گئے۔ تو قوم نے کیا بنایا۔ پھر تشحیذ بند ہوا۔ احمدی گزٹ بند ہوا۔ تو کیا ہوا۔ اب فاروق کا نمبر آیا ہے۔ یہ ترقی معکوس ایک زندہ قوم کے لئے قابل شرم ہے ؛

فاروق کے دشمنوں کو خوشی

اس میں شک نہیں۔ کہ فاروق کا بند ہو جانا ایک قومی صدمہ ہے۔ اور بیرونی اور اندرونی دشمنان سلسلہ کے لئے فاروق کا بند ہو جانا نہایت خوشی اور مسرت کا موجب ہے۔ کیونکہ سلسلہ کے تمام دشمنوں کو فاروق سے نہایت تکلیف تھی۔ اور وہ فاروقی ضربوں سے سٹ پٹا اور تلملا جاتے تھے۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ان کی زبان بندی اور سرکوبی کے لئے کسی اور شخص کو کھڑا کر دیگا۔ اس کے بعد فاروق اپنے سب احباب سے اس پرچہ کے ساتھ جدا ہوتا ہے اور سب کی خدمت میں

آخری سلام عرض کرتا ہے۔ والسلام

(خاکسار ایڈیٹر فاروق)

وصیت ۴۰۵۴

منکہ مرزا عبدالغنی ولد مرزا سلیمان بیگ قوم مغل عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت جنوری ۲۶ء ساکن نیرو بی کینیا کالونی مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمدنی سو شلنگ ہے۔ جس کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ مرزا عبدالغنی۔ گواہ شد:۔ سید محمود اللہ شاہ پوسٹ بکس ۶۲۲ نیروبی کینیا کالونی۔ گواہ شد:۔ سید معراج الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نیروبی کینیا کالونی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

حضرت مسیح موعود اور دعوی نبوت

(سلسلہ گذشتہ)

فاروق کی گذشتہ پانچ اقساط میں میں نے ثابت کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوی کیا۔ اور اس پر ہزارہا دلائل دیگر ثابت فرمایا۔ کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ اور اپنے ساتھ نبوت کا درجہ رکھتا ہوں۔ مگر غیر تشریعی نبوت کیونکہ شریعت محمدی قیامت تک جائے گی۔ اور حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ میں حقیقت میں محمدی چادر اوڑھ کر دنیا میں آیا ہوں۔ تاکہ امت محمدیہ جو کہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار کر اپنے آپ کو زخمی کر چکی ہے۔ پھر از سر نو اس کے زخم کو مندمل کرنے کے لئے میں ڈاکٹر بن کر آیا ہوں اور اپنے ساتھ خداوند تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا مرہم لایا ہوں ؛

لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو احمدی کہلا کر اور اپنے تئیں حضرت مسیح موعودؑ کا پیرو اور متبع ظاہر کر کے احمدیت کی جڑ اکھاڑنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں۔ اور لگا رہے ہیں۔ ان کو خداوند کریم ہر موقع پر ذلیل کرتا اور ہر جگہ ہزیمت پر ہزیمت اٹھاتے ہیں۔ مگر پھر بھی اپنی ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعوی ہی نہیں کیا۔ اور نہ ہی آنحضرت صلعم کے بعد اجرائے نبوت ثابت فرمایا ہے حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ کی جو کتاب بھی اٹھا کر دیکھو اس میں وفات مسیح یا اجرائے نبوت اور اپنے دعوی نبوت کا اثبات موجود ہے ؛

پہلی پانچ اقساط میں میں وہ تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کی پیش کر چکا ہوں۔ کہ جن میں آپ نے اجرائے نبوت یا دعوی نبوت کے لئے عام دلائل دیگر ثابت فرمایا ہے۔ اور اہل پیغام کو چیلنج بھی دے چکا ہوں۔ کہ اگر جرأت ہے۔ تو مقابل پر آؤ۔ اور ثابت کرو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اجرائے نبوت ثابت نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی کسی قسم کا دعوے نبوت فرمایا ہے ؛

اب میں یہ ثابت کروں گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں اپنے تئیں نبی۔ رسول۔ مرسل کی حیثیت میں لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور کسی قسم کی نبی۔ یا رسول کے لفظ کی تشریح نہیں فرمائی۔ کہ فلاں قسم کی نبوت ہے۔ اور فلاں قسم کی نبوت نہیں ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"میں جانتا ہوں۔ کہ ضرور خدا میری تائید کریگا۔ جیسا کہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے"

(ایک غلطی کا ازالہ)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے تئیں رسول ثابت فرمایا ہے۔ اور اس کی تشریح نہیں فرمائی۔ کہ کس قسم کا رسول ہوں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو تمام انبیاء سے افضل اور شارع رسول مانتے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلعم کا بروز ہونے کی وجہ سے بعض گذشتہ انبیاء پر کلی اور بعض پر جزئی فضیلت رکھتے ہیں جیسے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے آپ نے ثابت فرمایا ہے۔ کہ میں کلی فضیلت رکھتا ہوں۔ جس کا ثبوت میں پچھلی قسط میں دے چکا ہوں ؛

دافع البلاء صفحہ پر فرماتے ہیں :۔

"وہ قادر خدا قادیان کو تباہی سے محفوظ رکھیگا تا تم سمجھو۔ کہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی ہے۔ کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا"

پھر اسی کتاب کے صفحہ پر خدا کا الہام نقل فرماتے ہیں :۔ کہ

"اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا۔ اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا۔ تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ مگر میں رحمٰن ہوں۔ جو دکھ کو دور کرنے والا ہوں۔ میرے رسولوں کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں۔ میں نگہ رکھنے والا ہوں۔ میں اپنے رسولوں کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور اس کو ملامت کروں گا۔ جو میرے رسولوں کو ملامت کرتا ہے"

آگے صفحہ ۸ و ۹ پر فرماتے ہیں :۔

"پس خدا نے چاہا۔ کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے۔ اس لئے اس نے آسمان اور زمین دونو کو اس کی سچائی کا گواہ بنا دیا۔ . . . خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں آخری دنوں میں طاعون بھیجوں گا۔ تاکہ میں ان خبیثوں اور شریروں کا منہ بند کر دوں جو میرے رسول کو گالیاں دیتے ہیں"

آگے صفحہ ۱۱ پر فرماتے ہیں :۔

"بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے۔ گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے"

آگے صفحہ ۱۱ پر فرمایا ہے۔ کہ :۔

"سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"

مندرجہ بالا عبارات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں نبی اور رسول کہا ہے۔ مگر اس کی تشریح نہیں کی۔ کہ فلاں قسم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی نہیں۔ بلکہ فلاں قسم کا نبی ہوں۔ صرف نبی اور رسول کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ پس کون بدبخت کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعویٰ نہیں فرمایا۔ اور نہ وہ نبی ہو سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے آپ کو احمدی بھی کہلائے۔ شرم کا مقام ہے۔ کہ اہلِ پیغام حق کو دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ اور حقیقت کو سمجھتے ہوئے اعراض کر رہے ہیں۔ کاش خداوند کریم ان کو عقل و فراست عطا فرمائے۔ اور پھر اس چشمۂ فیضان سے فیضیاب ہوں۔

دیکھئے حضور علیہ السلام نزول المسیح صفحہ ۲۸ و ۲۹ پر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کی صفاتِ کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے ..... میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں۔ جس کا نام سردارِ انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔ اور اس کو سلام کہا ہے"

مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود خود دعویٰ نبوت دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اور اس کی گواہی میں خداوند تعالیٰ۔ تمام انبیاء اور خصوصاً آنحضرت صلعم کو پیش فرما رہے ہیں مگر انحراف کرنے والے کوئی نہ کوئی بہانہ سوچ ہی لیتے ہیں:۔

حضور ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت میں سے بعض لوگ جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنی معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں۔ کہ جو سراسر واقع کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض ہوا۔ کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے۔ وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔ اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ جو کہ مکالمہ الٰہیہ براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ"۔ دیکھو صفحہ ۴۹۸۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اس کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۲ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے دنیا میں ایک نذیر آیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ "دنیا میں ایک نبی آیا" اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا ہے"

مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اس کا ثبوت حضور خود اپنے الفاظ میں واضح طور پر بہم پہنچا چکے ہیں۔ مگر افسوس ان لوگوں پر ہے جو ایسی عبارات کو پڑھنے کے باوجود انحراف کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے تئیں احمدی بھی کہلاتے ہیں۔ کیا ایسے لوگ احمدیت کو بدنام کرنے والے نہیں ہیں؟ کیا یہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کے قائم کردہ درخت کی جڑ پر کلہاڑا نہیں رکھ رہے؟ مگر یاد رہے۔ کہ خداوند کریم ایسے دوست نما دشمنوں کو دنیا اور آخرت میں ذلیل کرتا ہے۔ اور اس کا نقشہ اہلِ پیغام کے موجودہ حالات اور اطوار کے تفرقات ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ کہ اہلِ پیغام میں سے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت کو کوئی مارق کہتا ہے۔ اور کوئی خائن اور کوئی دھوکہ باز کہہ رہا ہے۔ غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ سچ ہے۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ حال میں ہی ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا ہے۔ جو اپنے آپ کو مصلح موعود کہتا ہے۔ اور مولوی محمد علی اور اس کی انجمن کے تمام اراکین کے پول کھول رہا ہے۔ اور ان کی غلط تحریرات کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔ آہ اب بھی اگر یہ لوگ سمجھ جائیں۔ تو حقیقی جنت اور عرفان الٰہی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر ان کی آنکھوں سے منافقت کی پٹی کس طرح ہٹ سکتی ہے۔

دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب کے صفحہ ۱۴ پر فرماتے ہیں:۔

"حق بات یہ ہے۔ کہ خدا نے اس رسول کو یعنی مجھ کو بھیجا ہے۔ اور اس کے ساتھ زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہدایت اور راہ دکھانے کیلئے علم اور تسلی دینے کے علم اور ایمان قوی کرنے کے علم اور دشمنوں پر حجت پوری کرنے کے علم بھیجے ہیں"

پھر لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"ہر ایک نبی کی سچائی تین طریق سے پہچانی جاتی ہے۔ اوّل عقل سے یعنی دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس وقت وہ نبی یا رسول آیا ہے۔ عقل سلیم گواہی دیتی ہے یا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے آنے کی ضرورت بھی تھی یا نہیں۔ اور انسانوں کی حالت موجودہ چاہتی تھی یا نہیں۔ کہ ایسے وقت میں کوئی مصلح پیدا ہو۔

دوسرے۔ پہلے نبیوں کی پیشگوئی۔ یعنی دیکھنا چاہیئے۔ کہ پہلے کسی نبی نے اس کے حق میں یا اس کے زمانہ میں کسی کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی کی ہے یا نہیں۔

تیسرے۔ نصرت الٰہی اور تائید آسمانی۔ یعنی دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے شامل حال تائید آسمانی بھی ہے یا نہیں۔ یہ تین علامتیں مامورین اللہ کی شناخت کے لئے قدیم سے مقرر ہیں۔ اب اے دوستو! خدا تعالیٰ پر رحم کرکے یہ تینوں علامتیں میری تصدیق کے لئے ایک ہی جگہ جمع کردی ہیں۔ اب چاہو تو قبول کرو یا نہ کرو۔"

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹ پر فرمایا:۔

"یومئذٍ تحدث اخبارھا۔ بان ربک اوحی لھا۔ زمین اس زمانہ میں اپنی باتیں بیان کریگی۔ کہ کیا گذرا۔ اس پر خدا اس کے لئے اپنے رسول پر وحی نازل کریگا۔ کہ یہ مصیبت پیش آئی۔"

پھر صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں:۔

"پس اس میں کیا شک ہے۔ کہ میری پیشگوئی کے بعد دنیا میں زلزلہ اور دوسری آیات کا سلسلہ جاری ہو جانا میری سچائی کے لئے نشان ہے۔ یاد رہے۔ کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی وجہ سے زمین میں تکذیب ہو۔ مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔"

آگے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲ پر فرماتے ہیں:۔

"پس خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب وہ نبی مبعوث ہوگیا۔ تب وہ وقت آیا۔ کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔"

پھر صفحہ ۱۵ پر فرمایا ہے۔ کہ "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

پھر چشمہ معرفت صفحہ ۷۷ پر فرمایا۔ کہ:۔

"اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مصلح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی اس کے صور ہوتے ہیں۔"

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۹ پر فرمایا:۔

"جو شخص سرسری طور پر رسول کا تابع ہوگیا۔ اور اس کو شناخت نہیں کیا۔ اور اس کے انوار سے مطلع نہیں ہوا۔ اس کا ایمان بھی کچھ چیز نہیں۔ آخر وہ ضرور مرتد ہوگا۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ اور یہودا اسکریوطی اور پانچسو عیسائی مرتد حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں اور جمّوں والا چراغ الدین اور عبدالحکیم یہاں ہمارے زمانہ میں مرتد ہوئے۔"

آہ! ایسے واضح اور صریح ثبوتوں کے باوجود اہل پیغام اپنے دعویٰ پر قائم ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں تھے۔ اور نہ ہی آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور آپ کے نہ ماننے والے بھی حقیقی مسلمان ہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اپنے تئیں احمدی بھی کہلاتے ہیں۔ کیا ان کی ضمیر مردہ ہو چکی ہے؟ کہ ایسے دلائل سننے کے بعد اور ایسی تحریرات پڑھنے کے بعد بھی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں؟ (باقی دارد)

(خاکسار عبداللہ خان اختر از قادیان)

اس کو ضرور پڑھ لیں

گو فاروق کا یہ آخری پرچہ ہے۔ مگر اس کے بعد صرف ایک دو ورقہ فاروق کا پرچہ جنوری ۲۴ء کے آخر میں اس واسطے شائع کیا جائیگا۔ کہ جن خریداران فاروق کے ذمہ ۱۶۱ روپیہ بقایا ہے۔ اس میں سے کن کن احباب نے ادا کر دیا۔ اور کن کن اصحاب کے ذمہ باقی رہا ہے۔ اس سے علاوہ اگر کوئی اور ضرورت حالات فاروق کے متعلق پیش آ گئی۔ تو اس کی اطلاع دی جائیگی (ایڈیٹر فاروق)

احمدی مشن

عثمان پور ریاست جنید میں عظیم الشان مناظرہ

حنفی علماء کی کھلی ذلت

(گذشتہ سے پیوستہ)

حنفی مولوی کی قرآن دانی

عبدالحمید صاحب اپنی قرآن دانی کا ثبوت دینے کے لئے آیات پڑھنے لگے۔ اس وقت جبکہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب تقریر کر رہے تھے۔ تو ملاں جی ایک حافظ صاحب سے جن کو آپ اپنی امداد کے لئے سامانہ سے ساتھ لے گئے تھے آیات یاد کر رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اس کی پردہ دری کرنی تھی۔ اس لئے دو آیتیں پڑھیں۔ اور دونوں ہی غلط۔ لو نفضل علینا کو تین بار پڑھا۔ اور بجائے لوکے کا نقول پڑھا۔ اور دوسری آیت ومن اظلم پڑھی۔ جب کہا گیا۔ کہ صحیح پڑھو۔ تو پھر حافظ صاحب سے پوچھنے لگے۔ پھر بھی صحیح نہ پڑھ سکا۔ تو اپنی بے علمی کا ان الفاظ میں اعلان کر دیا۔ کہ "بار بار قرآن پیش کر کے مجھ سے کیوں تکذیب کرا رہے ہو۔"

دوسری ذلت

"مولوی" صاحب کو انگریزی دانی کا بھی دعویٰ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی بھی قلعی کھول دی۔ چنانچہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام آئی شیل گو پوا سے لارج پارٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت اسلام پر اعتراض کرنے لگے۔ تو (مولوی) کو (وحی) کو پڑھا۔ جس پر دوسری ذلت اٹھانی پڑی۔

تیسری ذلت

غیر احمدی مناظر نے کہا۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جس کو اس کی زبان میں الہام ہو۔ چونکہ (حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) کو انگریزی میں بھی الہام ہوئے۔ اس لئے آپ خدا کی طرف سے نہیں۔ جب "مولوی" صاحب سے آیت پڑھنے کا مطالبہ کیا۔ تو نہ پڑھ سکے ؛

احمدی مناظر نے اپنی تقریر میں آیت کریمہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ پڑھکر اس کا مطلب بیان کیا۔ کہ یہ آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تائید کرتی ہے۔ نہ کہ تردید اور اگر غیر زبان میں الہام پانے والا نبی نہیں ہوتا۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا کہو گے۔ جن کا الہام ہے۔ گر مشتے خاک را نہ محتشم چہ کنم؟

چوتھی ذلت

ملاں عبد الحمید صاحب نے بیان کیا کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو کسی دوسرے بادشاہ کا مطیع نہ ہو۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب انگریزی گورنمنٹ میں ہوئے۔ اس لئے آپ نبی نہیں"۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ جس آیت کا یہ ترجمہ آپ نے کیا وہ پڑھیں۔ تو ادھر ادھر بغلیں جھانکنے اور حافظ صاحب سے دریافت کرنے لگے۔ اور باوجود تبلانے کے بھی صحیح آیت نہ پڑھ سکے۔

جناب مولوی فضل الرحمن صاحب نے آیت کریمہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ پڑھکر اس کا صحیح ترجمہ اور تفسیر بیان فرماتے ہوئے ملاں جی سے دریافت کیا۔ کہ اگر غیر کی اطاعت میں رہنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نبی نہیں ہو سکتے۔ جو پہلے نمرود کے ماتحت رہے۔ اور پھر ہجرت کر کے مصر تشریف لے گئے۔ جہاں فرعون مصر کے ماتحت رہے (۲) حضرت یعقوب علیہ السلام فرعون مصر کے تابع رہے۔ (۳) حضرت یوسف علیہ السلام فرعون مصر کے تابع رہے۔ اور وہ یہاں تک مطیع تھے کہ باوجود چاہنے کے اپنے بھائی کو خلاف قوانین بادشاہ نہ رکھ سکے۔ جس کے متعلق قرآن کریم میں بھی آتا ہے کہ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک۔ کہ وہ اپنے بھائی کو قانون شاہی کی رو سے نہیں رکھ سکتا تھا۔ اسی طرح (۴) حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہم السلام جب تک مصر میں رہے فرعون مصر کے تابع رہے (۵) حضرت یحییٰ۔ (۶) حضرت زکریا۔ (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیصر روم کے ماتحت زندگی بسر کرتے رہے۔ اگر تمہارا استدلال صحیح ہے۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ ان انبیاء کے متعلق کیا فتویٰ دو گے؟

پانچویں ذلت

بجائے اس کا جواب دینے کے آپ نے بڑی بلند آواز سے کہا۔ کہ دیکھو صاحبان فضل الرحمن کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ و ہارونؑ ایک وقت میں نبی ہوئے یا علیحدہ زمانوں میں۔ اور اسے اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ فرعون حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں تھا۔ یا پہلے انبیاء کے زمانہ میں۔ اور اس پر یہاں تک تحدی کی۔ کہ اپنے احمدی ہو جانے کا اقرار کر لیا۔ مگر جب احمدی مناظر نے اپنی تقریر میں تبلایا۔ کہ ملاں جی آپ کی اس تعلّی نے تو آپ کی رہی سہی ٹیا ڈبو دی۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جس طرح قیصر و کسریٰ کسی خاص شخص کا نام نہیں۔ بلکہ ہر روم کا بادشاہ قیصر اور ایران کا بادشاہ کسریٰ کہلاتا ہے۔ اسی طرح مصر کا بادشاہ فرعون کہلاتا تھا۔ یہ معلوم ہونے پر آپ کو تھوڑی دیر تو سکتہ رہا۔ مگر بقول مولوی آں باشد کہ چپ نہ شود فوراً پکار اُٹھے۔ کہ

چھٹی ذلت

"دیکھو احمدیوں کی تاریخ دانی حضرت ابراہیم علیہ السلام شہر شام میں پیدا ہوئے تھے۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ فرعون مصر کے ماتحت رہے۔ حالانکہ مصر کا علاقہ عراق میں ہے اور شام عرب میں۔ مگر مولوی صاحب کے لئے یہ وقت ڈوب مرنے کا تھا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے علمی دعاوی کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھر رہی تھیں۔ جناب مولوی فضل الرحمن صاحب نے فرمایا۔ کہ ؎

گر زباں کو بند رکھنا ہوتی رسوائی نہ یوں
آبرو کیوں بہتی پھرتی مثل پانی آپ کی
پیرہن ہستی کا تیری چاک اب ہونیکو ہے
ہے ادھڑنے والی یہ بخیہ پرانی آپ کی
کھل گئی پبلک پہ سب تاریخ دانی آپکی
ہو گئی معلوم سب کو لن ترانی آپ کی

ملاں جی شام کسی شہر کا نام نہیں۔ بلکہ ملک کا نام ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تک ملک شام کے شہر بابل میں رہے۔ اس وقت تک نمرود کے زیر نگیں رہے جب اس نے زیادہ تنگ کیا۔ تو پھر مصر کی طرف ہجرت فرمائی۔ اور وہاں فرعون مصر کے ماتحت رہے ؛

ساتویں ذلت

ملاں عبد الحمید صاحب نے ہر چہار طرف سے ذلت و ناکامی کا منہ دیکھنے کے بعد اپنے "مولوی" ہونے کے متعلق تقریر شروع کر دی۔ اور کہا کہ "ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں۔ ہمارے سروں پر آپ کا ہاتھ ہے۔ اس لئے مرزائیوں کو چاہیئے۔ کہ توبہ کر کے میرے ہاتھ پر بیعت کریں"۔

احمدی مناظر نے اپنے وقت میں چودھویں صدی کے مولویوں کی تعریف کرتے ہوئے تبلایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے جو سرٹیفکیٹ "مولویوں" کو ملا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ علماء ہم شرّ من تحت ادیم السماء۔ یعنی دنیا کے بدترین طبقہ کا ایک فرد کب اس بات کا حق رکھتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی پاک جماعت کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کی دعوت دے۔ اس کے علاوہ آپ نے موجودہ زمانہ کے "مولویوں" کا فوٹو پبلک کے سامنے پیش کیا۔ جس کو سنکر "مولوی" صاحب بھی جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور پھر آپ کو اپنی "مولویت" کے متعلق کچھ بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کا حوصلہ نہ ہوا ؛

آٹھویں ذلت

حنفی مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں نہایت گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کرتا تھا۔ اس کو کئی دفعہ توجہ دلائی گئی۔ مگر جب وہ نہ رکا تو پھر احمدی مناظر نے کہا۔ کہ اگر اب بھی آپ نے اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا نہ کی۔ تو میں مجبور ہوں گا۔ کہ مشکوٰۃ باب المباشرت فصل اوّل کی حدیث پیش کر کے تمہاری حقیقت پبلک پر روشن کروں۔ اور بتاؤں۔ کہ وہ شقی ازلی جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ کی شان میں گندہ دہنی کرتا ہے۔ اس کی اپنی کیا حالت ہے"۔ نہ معلوم ان الفاظ میں کیا بجلی کا اثر تھا۔ جس کو سنکر "مولوی" صاحب بالکل سیدھے ہو گئے۔ اور پھر آخر تک احاطۂ تہذیب سے باہر نہ نکلے۔ پبلک حیران تھی۔ اور بار بار مصر تھی۔ کہ وہ حدیث سنا دی جائے۔ مگر احمدی مناظر صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم لوگ حتی المقدور دوسروں کی دل آزاری سے پرہیز کرتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کرتے۔ تب مجھے اس کے پیش کرنے کی ضرورت پڑتی۔ مگر اس کی طرف اشارہ کرنے سے ہی "مولوی" سیدھے ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں بھی وہ حدیث نہیں پڑھوں گا"۔

نویں ذلت

"مولوی" عبدالحمید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی تکذیب کرتے ہوئے کہا۔ کہ "(حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) نے ملکہ وکٹوریہ کے مسلمان ہونیکی پیشگوئی کی تھی۔ مگر وہ پوری نہ ہوئی"۔ جب حوالہ پوچھا۔ تو آپ نے جھٹ تحفہ قیصریہ صـ۲ سے یہ عبارت پڑھنی شروع کر دی۔ کہ "اس کی جناب میں ہم دعا کرتے ہیں ..... خدا کے کاموں سے کیا بعید ہے۔ کہ ایسا مبارک وجود جس سے کروڑہا بلکہ بے شمار نیکی کے کام ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اس کے ہاتھ سے یہ آخری نیکی بھی ہو جائے کہ انگلستان کو رحم اور امن کے ساتھ انسان پرستی سے پاک کر دیا جائیگا"۔

دسویں ذلت

حنفی "مولوی" نے کہا۔ کہ میں نے سنور میں احمدیوں کو چار انعامی چیلنج دیئے تھے۔ اور وہاں فضل الرحمٰن صاحب موجود تھے۔ مگر آج تک کسی کو حوصلہ نہ ہوا۔ کہ ان کو منظور کرے۔ میرے چیلنج کو منظور نہ کرنا احمدیوں کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے"۔ ملاں جی نے یہ الفاظ کہہ تو دیئے۔ مگر جب احمدی مناظر نے وہ خط وکتابت پیش کی۔ جو سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سنور اور عبدالحمید اور اس کے ہواخواہوں کے درمیان ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ رجسٹرڈ خط بعد رسیدات پیش کیا۔ جو مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے عبدالحمید کو انعامی رقم جمع کرانیکے متعلق لکھا تھا۔ اور جس کے بعد عبدالحمید جنہیں خفتہ کہ کوئی مردہ کا مصداق ہو گیا۔ تو بغلیں بجاتی مولوی صاحب لگیں جھانکنے۔ احمدی مناظر نے فرمایا۔ کہ تم نے وہ چیلنج انعامی دیئے تھے۔ مگر میں تمہاری پردہ دری کرنے کے لئے اس وقت بفضلہ تعالیٰ بلا انعام ان تحدیوں کی تردید کرنے اور ان کی قلعی کھولنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر ہمت ہے تو آؤ۔ اور اپنا صدق وکذب آزماؤ"۔ یہ الفاظ سُن کر ملاں جی کو فوراً تحصیل راجپورہ کی حاضری یاد آ گئی۔ اور اپنے پریذیڈنٹ سے کہا۔ کہ وہ مناظرہ بند کر دیں ؛

صدر صاحب فوراً کھڑے ہوئے۔ اور کہا۔ کہ "ظہر کا وقت ہو چکا ہے۔ اس لئے نماز کے لئے مناظرہ بند کیا جائے"۔ خاکسار نے کہا۔ کہ بموجب شرائط مناظرہ دو روز ہو چکا ہے۔ اس لئے اب نمازیں پڑھ لی جائیں۔ اور پھر مناظرہ کیا جائے"۔

"مولوی" صاحبان کی حالت اس وقت قابل دید تھی۔ جوں جوں ہماری طرف سے نماز کے بعد مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی جاتی تھی۔ توں توں ان کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ آخر غیر احمدیوں کے صدر نے صاف اعلان کر دیا۔ کہ "میری اور مولوی عبدالحمید صاحب کی رخصت آج ختم ہے۔ کل مولوی صاحب کی راجپورہ تحصیل میں حاضری ہے۔ اگر ہم اس وقت یہاں سے روانہ ہونگے۔ تب اپنی جائے ماموری پر پہنچ سکتے ہیں۔ نہیں آج بہر صورت پٹیالہ پہنچنا ہے۔ اس لئے نماز کے بعد ہم مناظرہ نہ کرینگے۔ بلکہ فوراً روانہ ہو جائیں گے"۔

معزز ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے۔ کہ حنفی مولویوں نے احمدیوں کے فولادی پنجہ سے رہائی کے لئے اس وقت پٹیالہ جانے کا بہانہ بنایا۔ مگر دونوں مولوی اس روز پٹیالہ نہیں گئے۔ بلکہ عالیشان مسجد نیا راں میں براجمان رہے۔ وہ بہانہ صرف مناظرہ سے فرار کرنے کے لئے تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس مناظرہ میں حق کا بول بالا اور باطل کا منہ کالا ہوا۔ مجموعی طریق سے پبلک پر یہ اثر ہوا۔ کہ غیر احمدی مولویوں کے پاس قرآن کریم کی رُو سے کوئی ایک ثبوت بھی نہیں۔ سنجیدہ اور منصف مزاج غیر احمدی بھی اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ ہمارا مولوی علم قرآن سے بالکل جاہل اور کورا تھا۔ اور اس نے احمدیوں کی کسی دلیل کو نہ توڑا۔ نہ اپنی طرف سے کوئی دلیل پیش کی۔ بفضلہ تعالیٰ کئی آدمی سلسلہ کے قریب آ گئے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

شکریہ

بالآخر اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد عثمان پور کی غیر احمدی پبلک خصوصاً چودھری عبدالرحمٰن صاحب نمبردار کا شکریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداکرتا ہوں۔ جنہوں نے سخت علیم الفرصتی کے باوجود اپنے کاروبار بند کرکے ہماری معروضات کو بغور سنا اور دورانِ مناظرہ میں کسی قسم کا شور و شر نہیں کیا۔ اسی طرح مکرمی جناب چودھری حسن محمد صاحب احمدی نمبردار بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جن کی وجہ سے ہمیں اس گاؤں میں تبلیغ حق کا موقعہ ملا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح جماعت سامانہ کے احمدی احباب خصوصاً انصار اللہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ جو اپنے ضروری کاموں کو پس پشت ڈال کر عثمان پور پہنچے۔ اور بعض احباب سخت بیمار ہونے کے باوجود گرتے پڑتے شامل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے فضل کی بارشیں نازل فرما کر خدمت دین کی پیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین +

ہمیں اس مناظرہ کی روئداد شائع کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ "مولوی" عبدالحمید علاقہ ریاست ہائے پھولکیاں میں یصدون عن سبیل اللہ کا واحد ٹھیکیدار اور انا خیر منہ کا مدعی ہے۔ اور ہر جگہ اپنی ننھ کی ڈینگیں مارتا اور جلیل القدر احمدی علماء کا فرار ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا۔ کہ مناظرہ عثمان پور کی مختصر روئداد شائع کردی جائے تاکہ پبلک کو اس کی علمی حیثیت کا علم ہو جائے۔

(۲) اس وجہ سے بھی اس روئداد کا شائع کرنا ضروری سمجھا گیا۔ کہ جیسے احادیث نبویہ میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں علم فقہ رذیل آدمیوں کے ہاتھوں میں آجائیگا۔ مفتی اور خطیب یعنی لیکچرار بے علم اور گمراہ ہوں گے دوسرے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ قاری ریاکار۔ فریبی جھوٹے۔ اور دغاباز ہوں گے۔ دین کو ترک کردیں گے اور دنیا کو اس طرح کھائیں گے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔ اور مولوی کہلانے والے آسمان کے نیچے سب سے بدتر ہوں گے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وغیرہ وغیرہ سلیم الطبع اور سعید الفطرت لوگ دیکھ لیں۔ کہ عبدالحمید ان سب صفات سے متصف ہے اس لئے آئندہ اس کے مکر و فریب سے بچیں۔ اور اس کی اقتدار کرکے گمراہ نہ ہوں +

ایک کذب بیانی کی تردید

۱۶ نومبر کی شب کو مسجد منیاراں میں عبدالحمید نے بیان کیا۔ کہ میرے لیکچروں سے متاثر ہوکر سنور میں گیارہ احمدی تائب ہوگئے۔ ہم اس کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ گیارہ کی بجائے سنور کے صرف ایک احمدی کا تائب ہونا ثابت کردے۔ تو ہم اس کو مبلغ صلہ پچیس روپیہ نقد انعام دینگے۔ اگر وہ اس کا ثبوت نہ دے سکے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہرگز نہ دے سکے گا۔ تو پھر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے وعید سے ڈرے۔ ورنہ بے چارہ مجبور ہے۔ اگر وہ ایسی کذب بیانیاں نہ کرے۔ تو حدیث فقهاء کذاب کس طرح پوری ہو۔ یہ شخص یا کملون الدنیا کما تاکل النار الحطب کے مطابق سرکاری ملازمت کو کافی نہ سمجھ کر ہیضہ مختلف مقامات میں جاکر اپنی پیٹ پوجا کراتا اور اور کرایہ کے بہانہ سے رقمیں وصول کرتا ہے۔ ہزار ہزار صلوٰۃ وسلام ہو سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے تیرہ سو سال قبل اس زمانہ کے دنیا دار مولویوں کا نقشہ کھینچ کر بتلا دیا۔ تاکہ امت محمدیہ ایسے "مولویوں" کے شر سے بچے۔ اور ان کے دھوکہ میں آکر اپنا ایمان ضائع نہ کرے۔

درخواست دعا

مخدومی جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ آپ کے اہل و عیال بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ والسلام +

(خاکسار امین الدین احمدی۔ عباسی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سامانہ

فاروق بک ایجنسی سے سالانہ جلسہ پر آنے والے احباب کتب سلسلہ ضرور خریدیں۔ اس سے فاروق کا قرضہ ادا کرنا ہے۔ (مینجر فاروق)

روزہ کی حکمت

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام ہے۔ حالانکہ اس سے روح کی صفائی مقصود ہے +

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ جسم اور روح کا آپس میں تعلق ہے۔ اور جسم روح کو ظاہری لذات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ محض دنیاوی لذات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ وہ روحانی ترقی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ دماغی اور روحانی امور کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ وہ جسم کا کچھ زیادہ خیال نہیں کرتے۔ اور عموماً لباس اور خوراک کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب تک روح جسم کی ان قیود سے آزاد نہ ہو جائے۔ اس وقت تک روحانی فضاء میں پرواز نہیں کرسکتی +

اگر ہم رہنمایان دین اور بانیان مذاہب کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ ان لوگوں نے اپنی زندگی کے بعض حصوں میں ضرور روزے رکھے۔ اور اپنے پیروؤں پر بھی روزے فرض قرار دیئے۔ صرف دو مذہبوں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے روزہ کا حکم نہیں دیا۔ پارسی مذہب اور کنفیوشس کا مذہب۔ پارسی مذہب کے متعلق جب تحقیقات کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس میں روزوں کا حکم دیا گیا تھا۔ گو اس کے پیروؤں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ ان کی عبادت میں روزوں کا حکم موجود ہے۔ پس کنفیوشس کے مذہب کے سوا دنیا کے تمام مذاہب نے خواہ نئے ہوں یا پرانے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ ممکن ہے کہ زیادہ تحقیقات سے کنفیوشس کا مذہب بھی اس حکم سے مستثنیٰ ثابت نہ ہو۔ اور پھر یہ ایک انتشار دنیا کے ہزاروں مذاہب کی متفقہ شہادت کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ پس یہ ثابت ہوگیا۔ کہ روزہ روحانی ارتقاء کے لئے ضروری ہے۔ آج کل کے عیسائی خصوصاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروٹسٹنٹ عبادت کی ظاہری شکل کو ناپسند کرتے ہیں مگر حضرت مسیح نے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ خود انہوں نے اور ان کے پیروؤں نے روزے رکھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام نہیں۔ بلکہ اس کی ایک روحانی اہمیت ہے اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم۔ کہ تم کو روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو حکم دیا گیا تھا۔ تاکہ تمہارا دل پاک ہو جائے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے دونو پہلوؤں کو لیا ہے۔ ایک تو یہ کہ چونکہ روزے اللہ کے حکم کے ماتحت رکھے جائیں گے۔ اس لئے وہ اس کی رضا کے موجب ہوں گے۔ یہ چیز ان لوگوں کے مطمئن کرنے کے لئے کافی ہے۔ جو روزے اس لئے نہیں رکھتے۔ کہ ان سے کوئی براہ راست روحانی فائدہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ خدا کی رضا کے موجب ہیں۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ روزے صرف تم ہی پر فرض نہیں کئے گئے۔ بلکہ ان لوگوں پر بھی کئے گئے۔ جو تم سے پہلے تھے۔ اور روزے کا اصل مقصد یہ ہے کہ قلب انسانی جو تمام اعمال پر حکومت کرتا ہے۔ آلائش سے پاک ہو جائے۔ یہ صرف ایک ظاہری چیز ہی نہیں۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ روزے سے انسان میں ایک ایسی روحانی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ پر قابو حاصل کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ روح پر جسم کی گرفت کم ہو جاتی ہے۔ اور روح اس قید سے آزاد ہو کر روحانی فضاؤں میں پرواز کرنا شروع کر دیتی ہے۔ ایک طرف تو روح جسم کی بندھنوں سے آزاد ہوتی ہے۔ تاکہ روحانی فضاؤں میں پرواز کر سکے۔ دوسری طرف اس کا جسم سے اعلیٰ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تاکہ وہ عبادت کو بہتر طریق سے انجام دے سکے۔ اس لئے سال کے ایک حصہ میں روزے کا حکم ہے۔ تاکہ روح کو جلا روحانی حاصل ہو سکے۔ اور دوسرے حصہ میں جسم کو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے ہمیشہ روزے رکھنا منع کیا ہے کیونکہ اس سے بعض ترقیاں مسدود ہو جائیں گی۔ اسلام میں نہ تو زیادہ سختی کی گئی ہے۔ اور نہ حد سے زیادہ نرمی۔ یہ نہ تو راہب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ نہ بالکل دنیادار۔ اسلام کا یہ مقصد ہے۔ کہ تمام طاقتیں ترقی کریں۔ یہ نہیں کہ ایک شاخ تو خوب پھلے پھولے۔ اور دوسری بالکل خشک ہو جائے۔

تقویٰ کے حصول کے علاوہ روزے کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ کہ اس سے قوت برداشت کا امتحان ہو جاتا ہے۔ غریب آدمی کے لئے جسے ایک وقت پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اس کے لئے روزہ رکھنا تو آسان ہے مگر ایک امیر آدمی کے لئے جو دن میں چار دفعہ باقاعدہ معین اوقات پر کھانا کھاتا ہے۔ اس کے لئے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک گرمی کے موسم میں بالکل کھانے اور پینے کو ہاتھ نہ لگانا کوئی آسان بات نہیں۔ اور صرف ایک دن نہیں۔ بلکہ سارا مہینہ۔ اب خیال کیجئے۔ کہ ایک امیر آدمی کے لئے جو ناز و نعم کی زندگی کا عادی ہے۔ یہ کس قدر مشکل ہے۔ پس روزہ امراء میں قوت برداشت پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ان کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ کہ ان کے فرائض غریبوں کے لئے کیا ہیں۔ خصوصاً قحط کے زمانہ میں غرباء کا کیا حال ہوگا۔ اور امیر آدمی جس نے ساری عمر ایک وقت کے کھانے میں ناغہ نہیں کیا۔ وہ ایک یتیم کے فاقے کی حقیقت کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ بھوک اور پیاس کی شدت سے وہ بالکل ناواقف ہے۔ اس لئے اس کے دل میں ان چیزوں کی وجہ سے رحم بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اس چیز کا علم کہ اس کے کئی بھائی بند ایسے ہیں۔ کہ بھوک اور پیاس کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اس کو کبھی اپنے فرض سے غافل نہیں کر سکتا۔ اور جس مصیبت کا اس نے خود تجربہ کر لیا وہ اس سے لاپرواہ نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح غور کرنے سے روزے کے بہت سے فوائد معلوم ہو سکتے ہیں۔ مگر جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ روزے کا اصل مقصد تقویٰ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ محض بھوکا اور پیاسا رہنے سے خدا خوش نہیں ہوتا۔ جب تک انسان بدی اور گناہ سے بھی نہ بچے۔ ورنہ روزہ رکھنا محض بھوکا مرنا ہوگا اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ روزے کا مقصد یہ ہے۔ کہ انسان میں ایسی روحانی قوت پیدا ہو جائے۔ کہ گناہ اس پر قابو نہ پا سکے۔ اور اس کا دل ایسا پاک ہو جائے کہ صفات الٰہیہ اس میں منعکس ہو جائیں۔ وہ شخص جو محض ظاہر کو پورا کرتا ہے۔ مگر روح کو بھلا دیتا ہے۔ وہ کسی قسم کے اجر پانے کا مستحق نہیں۔

روزہ کے خلاف ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ انسان کے بھوکا و پیاسا رہنے سے خدا کو کیا فائدہ۔ یہ درست ہے۔ اسلام بھی یہی کہتا ہے۔ کہ خدا کو انسان کے روزوں کی ضرورت نہیں۔ ان سے خدا کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ خود انسان کو جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی فوائد پہنچتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص روزہ میں لغو باتوں اور فضول کاموں کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے روزے عبث ہیں۔ روزہ کی غرض تقویٰ کا حصول ہے۔ تاکہ نفسی زندگی سے نجات حاصل ہو۔ اسلام یہ نہیں چاہتا۔ کہ اس کے متبعین آرام کی زندگی بسر کر کے جسمانی مشقت اٹھانے کے ناقابل ہو جائیں۔ روزہ انسان کو چست اور تکلیف کا عادی کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ طبی طور پر بھی روزہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ سارے جسم کی بناوٹ ایسی ہے۔ کہ روزہ سے اس کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ روزہ کا قومی فائدہ بھی ہے۔ اگر کسی قوم کے غریب اور کمزور افراد مضبوط ہو جائیں۔ تو قوم بھی مضبوط ہو جاتی ہے۔ جو قوم اپنے غرباء کی پروا نہیں کرتی۔ وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ پس روزہ امراء کے دل میں غریبوں کے متعلق ایک رحم کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

روزہ گناہ سے بچنے کا بھی ذریعہ ہے۔ کیونکہ گناہ دنیاوی لذات کی کشش سے پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان ایک خاص طرز زندگی کا عادی ہو جائے۔ تو اسے ترک کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص اس طرز زندگی کو اپنی مرضی کے ماتحت ترک کر سکے۔ وہ اس کا غلام نہیں بن سکتا۔ جو شخص ایک مہینہ بھر ان لذات کو جن سے گناہ کی طرف کشش پیدا ہوتی ہے۔ اپنی مرضی سے ترک کر سکتا ہے۔ اور خدا کی رضا کی خاطر وہ اپنے نفس کو مارتا ہے۔ تو اس کے لئے گناہ پر قابو پالینا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جب انسان خدا کی رضا کی خاطر ان چیزوں کو جو اس کے لئے جائز ہیں۔ انہیں اپنی مرضی سے ترک کر دیتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ غیر کی چیز کی طرف نظر اٹھائے۔ جب وہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاتا۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ کسی دوسرے کی بہو بیٹی پر نظر اٹھائے۔ (ماخوذ)

چند سوالات

براہ مہربانی غیر مبائع احباب مندرجہ ذیل سوالات کے جواب عطا فرما کر رفع اعتراض فرمادیں۔ تو موجب ثواب ہوگا۔

(۱) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد ہے۔ تو کلمہ شریف اور دیگر اوراد اور عبادت میں اس کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو کیوں؟

(۲) ہر مبی بیعت اپنے ذاتی نام پر لیتا ہے یا صفاتی پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت محمد نام پر لی۔ جب آپ کا نام احمد تھا۔ تو بیعت آپ نے اس نام پر کیوں نہ لی۔ اور عبادات میں کیوں احمد نام نہ رکھا؟

(۳) آپ صاحبان کو اس امر کا بھی یقین ہوگا۔ کہ عبادت وغیرہ کا جو طریق و طرز حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو سکھلایا۔ وہ وحی الٰہی کے مطابق ہے۔ نہ کہ ایجاد بندہ۔ پھر اس میں کیا حکمت ہے۔ کہ اصل نام احمد چھوڑ کر محمد نام ہر جگہ کلمہ و درود اور نماز میں مقرر کیا گیا۔

(۴) اگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام احمد ہے تو پھر حضرت مسیح موعود کے نہ ماننے والے غیر احمدی کیونکر ہوئے۔ اور مرزا صاحب کی جماعت کیوں خصوصیت سے احمدی قرار پائی۔ جب مسیح موعود کے نہ ماننے والے پہلے ہی "احمد" یعنی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مصداق ہیں۔ ان کو پھر غیر احمدی کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ گو آپ نے غیر احمدیوں کے لئے ایک مہمل غیر از جماعت کا لفظ ایجاد کیا ہے۔ مگر ان کو احمدی کہنے سے کس بنا پر انکار کیا ہے؟

(۵) اگر مسیح موعود کا نام احمد نہیں۔ تو آپ نے کیوں بیعت احمد نام پر لی؟

(۶) حضرت مولوی نور الدین اعظم نے کیوں بیعت بموجب مندرجہ الوصیت احمد نام پر کی۔ اور کیونکر درس قرآن مجید میں احمد نام کا مصداق حضرت مسیح موعود کو فرمایا۔

(۷) آپ کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے کیونکر احمد نام پر بیعت لینے کا اعلان اپنی نسبت اور دیگر خلفاء خود ساختہ کی نسبت پیغام میں شائع فرمایا۔

(۸) قرآن مجید کو نزل علےٰ محمدٍ کیوں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ نزل علےٰ احمدٍ کیوں نہ فرمایا۔

(۹) آپ سب صاحبان نے کیوں بیعت "احمد" نام پر حضرت مسیح موعود کی کی۔ اور بوقت بیعت کیوں نہ کہا۔ کہ "احمد" کی بیعت میں ہم پہلے سے داخل ہیں۔ آپ کا نام احمد نہیں ہے۔

(۱۰) حضرت مسیح موعود نے کیوں اپنے آپ کو احمد کا مصداق شائع فرمایا۔ اور احمد نام پر بیعت بھی لی۔ جماعت کا نام بھی احمدی رکھا۔ اور نعمت اللہ ولی نے اپنے قصیدہ میں۔ ا۔ ح۔ م۔ د مینوائم کہا۔ اور حضرت مسیح موعود نے اس پیشگوئی کو اپنے حق میں باوجود احمد نام نہ ہونے کے قرار دیکر بطور دلیل پیش کیا ہے۔

محمد یوسف صاحب احمدی جماعت پشاور

خوشخبری

رسالہ "کذبات مرزا" کا جو جواب "فاروق" میں کئی ماہ سے طبع ہو رہا ہے۔ وہ فاروق کے بند ہو جانے سے اگر پانسو درخواستیں آگئیں تو کتابی صورت میں شائع کیا جائیگا۔ یہ مکمل اور مدلل جواب ہے مخالفین سلسلہ کا۔ (مینیجر فاروق)

خاص اعلان

آج کل کثرت سے ایسے دوست ہیں۔ جن کے دانتوں اور مسوڑوں سے خون اور پیپ نکلتی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جن احباب کے دانتوں کو کوئی شکایت ہو۔ مثلاً مسوڑوں سے گندہ خون اور پیپ نکلتی ہو۔ دانت درد کرتے ہوں۔ ٹھنڈا پانی لگتا ہو۔ گوشت خورہ کی شکایت ہو۔ تو ڈنٹل کریم اور لوشن نمبر ۱ استعمال کریں۔ کیونکہ یہ مرض جب بڑھ جاوے۔ تو تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ میں ہر دو شیشیاں بلا منافع احباب کو بھیج رہا ہوں۔ ہر دو شیشیوں کی قیمت عہ ہے۔ جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کو ملنے والی صحت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔

گولڈن ا:۔ یہ عجیب التاثیر چیز جس کو میں نے کھانے میں آسانی کے خیال سے بصورت گولیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ جسمانی اور عصبی۔ دماغی ہر کمزوری کا علاج ہے۔ یہ گولیاں سونا۔ مروارید فولاد سے تیار کی گئی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولیاں ۲ روپیہ رنگ کو سرخ تلی کو رفع کرتی ہے۔ بھوک لگانے قوت ہاضمہ کو قوی کرنے میں ایک چیز ہے۔

روغن حیات:۔ یہ عجیب و غریب روغن جو سات بیٹھوں میں ۴۰ طاقتور ادویات کا مرکب ہے۔ اس کے فوائد خارق مذہبی پر چھپ ہونے کے باعث کھلے طور پر نہیں لکھ سکتا۔ صرف اتنا عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک معجزہ ہے۔ ۳ ماشہ کی شیشی ایک روپیہ کو بھیجی جاتی ہے۔

خاکسار

فقیر احمد خاں احمد سند یافتہ میڈیکل کالج لاہور

ماہر امراض دندان حال اندھر چھاؤنی (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت ۴۰۶۰

منکہ شیخ غلام حسین ولد شیخ حسین بخش صاحب قوم قریشی عمر تخمیناً ۴۸ سال تاریخ بیعت سال ۲۴ء ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خاں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۹ ۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی ۱۵/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں نازلیت اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء

العبد:۔ شیخ غلام حسین ولد شیخ حسین بخش قوم قریشی
سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کلارکن پراویڈنٹ فنڈ انجمن احمدیہ قادیان

گواہ شد:۔ محمد امین ولد قاری غلام یٰسین صاحب
کلرک ریویو انگریزی قادیان ؛

گواہ شد:۔ رمضان علی ولد میاں رحیم بخش صاحب
کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ
قادیان دارالامان ؛

وصیت ۴۰۳۹

منکہ مرزا ناصر احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قوم مغل برلاس تاریخ پیدائش ۱۶ ۱۱/۱۹۰۹ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۰ ۹/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت صرف ایک ہزار روپیہ نقد کی صورت میں ہے۔ جس کے ایک تہائی ۱/۳ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد منقولہ میری ثابت ہو۔ تو اس کے ایک تہائی ۱/۳ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اور اگر کوئی جائداد غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے دہم حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ میں اپنی ماہوار آمد میں سے بھی جو اس وقت اٹھاون روپیہ ہے دہم ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا فقط۔

العبد:۔ مرزا ناصر احمد

گواہ شد:۔ جلال الدین شمس ۳۰ ۹/۳۳

گواہ شد:۔ محمد احمد آف مالیر کوٹلہ ۳۰ ۹/۳۳

وصیت ۴۰۵۶

منکہ گلاب خاں ولد میراں بخش صاحب قوم پٹھان عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت سال ۹۲ و ۱۸۹۱ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶ ۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد ایک مکان پختہ سہ منزلہ بمعہ دو دکان۔ اس کے نیچے واقعہ محلہ اٹاری شہر سیالکوٹ تخمیناً قریباً ایک ہزار روپیہ موجودہ وقت ہے۔

اراضی موازی ۱۰ بیگہ یعنی ۵ گھماؤں واقعہ موضع سدرہ بدرہ چاہ میجاوراں والا تحصیل وضلع سیالکوٹ ہے۔ اس وقت میں بسلغ ۵۰ روپیہ ماہوار پنشن بالا لیتا ہوں۔ ان مذکورہ ہر سہ جائداد و آمدنی تنخواہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں یا میرے بعد وفات میری اولاد نمبر اول و دوئم جائداد جس کی میں نے وصیت کی ہے۔ وصیت کا روپیہ ادا کر دیں۔ تو جائیداد واگذار سمجھی جاویگی۔ اگر اس جائداد کے علاوہ اور جائداد پیدا کی۔ تو انجمن اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ مکرر آنکہ میں اپنی پنشن کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔

گواہ شد:۔ شیر خاں ولد میاں روشن دین صاحب
محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ بقلم خود

العبد:۔ گلاب خاں دستخط انگریزی بقلم خود ؛

گواہ شد:۔ فضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ
باجوہ ساکن تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ وسیکرٹری وصایا سیالکوٹ بقلم خود +

وصیت ۳۶۲۶

منکہ غلام محمد ولد چوہدری نظام الدین قوم کھوکھر عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت سنہ ۲۲-۱۹۲۳ء ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵ ۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۱۸۸/- روپیہ ہے میں نازلیت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم

العبد:۔ غلام محمد کھوکر بقلم خود موصی مذکور۔ بی۔ اے
ایس ٹی۔ سینئر انگلش ماسٹر گورنمنٹ
ہائی سکول خانیوال ضلع ملتان

گواہ شد:۔ بشیر احمد بھٹی قادیان ۲۷ ۲/۳۲

گواہ شد:۔ عبدالرحیم بھٹی ساکن قادیان ۲۵ ۲/۳۲

وصیت ۳۷۵۶

منکہ خوشی محمد ولد حیات محمد قوم کمہار عمر تخمیناً ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ ۹/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ برتن بنانے اور سیپ زمیندارہ پر ہے۔ جس کی آمد تخمیناً دو مانی گندم سالتمام ہوتی ہے۔ ماہوار نہیں ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ تمام آمد کے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد:۔ خوشی محمد بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ گوجر بقلم خود

گواہ شد:۔ میاں محمد الدین وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گولیکی

العبد:۔ کاتب بشیر احمد جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گولیکی ؛